رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

لا شرقیہ ولا غربیہ

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل ✣ چندہ: دو روپے آٹھ آنے

جمعہ	۱۵؍ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء	۴؍ ذیقعد سنہ ۱۳۴۷ھ	نمبر ۸

التجائے شمیم

مسیحا میرے دردِ دل کا کچھ سامان کر دیجے
مریضِ جاں بلب ہوں جان کا سامان کر دیجے

گرفتارِ معاصی ہوں نہیں صورت رہائی کی
خدا را! رحم کیجے! مشکلیں آسان کر دیجے

ستایا ہے بہت ہی مجھ کو چرخِ پیر نے آقا
خدا سے عرض کرنے کا! کوئی سامان کر دیجے

زمانہ ہو گیا چھوڑے ہوئے! پیارے نشیمن کو
پھر اس میں جا رہوں! پورا مرا ارمان کر دیجے

مجھے اس مصر کی شاہی نہیں مطلق ذرا بھاتی
نصیبے میں مرے! میرا وہی کنعان کر دیجے

تمنائے دلِ مشتاق پوری جلد ہو جائے
علاجِ دردِ دُوری! ناصبوری جلد ہو جائے

(۲)

مسلمانوں کی خستہ حالی اب دیکھی نہیں جاتی
عطا ان کو اب اے مولا! سچے عرفان کر دیجے

مسلمانوں نے جس ہمدردی سے پائی تھی رفعت
وہ رفعت دے کے انکو مالکِ ایوان کر دیجے

بچا کر پستی و نکبت سے، اور قعرِ مذلت سے
انہیں پھر صاحبِ جاہ و جلال و شان کر دیجے

جہالت دُور ظلمت کفر کی کافور ہو جائے
دلوں میں آپ روشن مشعلِ ایمان کر دیجے

بڑھا جاتا ہے قصہ باہمی بغض و عداوت کا
مٹا کر باہمی کاوش! عطا احسان کر دیجے

ستارہ اوج پر آئے، فلاکت دُور ہو جائے
شمیمِ دل حزیں کی، التجا منظور ہو جائے

امۃ الحفیظ بیگم شمیم ہانڈے ایر برما

ایک گراں قدر عطیہ

گذشتہ چند ماہ سے یہ محسوس کیا جارہا ہے۔ کہ خصوصاً چندہ عام وصدقات وزکوٰۃ اور جلسہ سالانہ کی مدات میں نمایاں کمی ہو رہی ہے۔ چونکہ اس سال زمیندار جماعتوں سے کمی فصل یا نقصان فصل کے سبب کم چندہ وصول ہوا۔ اور اس پر قحط سالی نے نہ صرف زمیندار طبقہ پر بہت بُرا اثر ڈالا۔ بلکہ اس سے شہری طبقہ بھی محفوظ نہ رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال زمیندار اور شہری جماعتوں سے چندہ کم وصول ہو کر مجلس مشاورت کے پاس کردہ بجٹ میں بہت ہی کمی واقع ہوئی۔

بیت المال نے جہاں آخری سہ ماہی کے شروع میں خصوصیت سے جماعتوں کو متوجہ کیا تھا۔ وہاں بعض خاص خاص دوستوں سے بھی التماس کی تھی۔ چنانچہ مکرمی جناب ملک صاحب خان صاحب نون کی خدمت میں ایک چٹھی ارسال کرتے ہوئے التماس کی گئی تھی۔ کہ آپ اپنے حرم میں بھی میری یہ چٹھی پیش فرمائیں۔ چنانچہ جس وقت ملک صاحب موصوف نے محترمہ بیگم صاحبہ کے پاس میری چٹھی پیش کی۔ تو انہوں نے اپنا گلو بند قیمتی ۳۰۰/ روپیہ عطا فرمایا۔ جو ایام مجلس مشاورت میں دفتر محاسب میں داخل ہو گیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عطیہ کو قبول فرمائے۔ اور آپ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور بیش از پیش خدمت دین اسلام اور قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔

بر تو بادا رحمت یار ازل ÷ در تو تابد نور دلدار ازل

میں اخبار مصباح کے ذریعہ جناب بیگم صاحبہ ملک صاحب خان صاحب نون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوسری مصباحی احمدی بہنوں سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی سلسلہ کی سخت ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کچھ ان سے ہو سکے۔ اللہ کی رضا کیلئے چندہ عام کی مد میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

محمد اشرف ناظر بیت المال۔ قادیان

حادثہ جانگزا

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی جائیگی کہ مصباح کی نامہ نگار مکرمہ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم کے نوجوان بھائی عبد الحفیظ بن مفتی فضل الرحمن صاحب کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم اس سال انٹرنس کے امتحان میں شامل ہونیوالا تھا جو ناگاہ دورہ اول تپ محرقہ میں مبتلا ہو گیا۔ یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری۔ ہیومیوپیتھک ہر قسم کا علاج کیا گیا مگر تقدیر کا نوشتہ پورا ہوا۔ عزیز کی جسمانی صحت و توانائی بہت اچھی تھی۔ اور یہ سانحہ وہم وگمان میں بھی نہ تھا مرحوم نہ صرف پڑھتا تھا بلکہ گھر کا تمام کاروبار اپنا سنبھال رکھا تھا کہ مفتی صاحب بے فکری سے ہفتوں گھر سے باہر رہتے اور رہ سکتے تھے۔ مرحوم اپنی خوش اخلاقی وملنساری کی وجہ سے نوجوان طبقے میں بلا لحاظ ملت ومذہب ہر دلعزیز تھا چنانچہ اسکی بیماری کے ایام میں سکھ۔ غیر احمدی۔ احمدی۔ ہندو دن رات اسکی تیمارداری کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ مفتی صاحب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم کو جنات فردوس میں جگہ بخشے اللھم آمین ÷

پانچ روپے شکرانہ

میرا بچہ ضیاء الدین جو بہت بیمار رہا اب خدا کے فضل سے اچھا ہے اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محض دعاؤں کا اثر ہے۔ اس خوشی میں ۵ روپیہ ارسال خدمت ہیں دو غریب بہنوں کے نام ایک سال کیلئے مصباح جاری کر دیں ÷ آمنہ بیگم اہلیہ روشن دین زرگر پنڈی چری ضلع شیخوپورہ

دو روپے اعانت میں

میری بچی سعیدہ بیگم عمر ۶½ سال نے قرآن شریف ختم کیا ہے اس خوشی میں دو روپے اعانت مصباح کیلئے پیش کرتی ہوں۔ مصباحی بہنیں اور آپ دعا فرمائیں کہ میری بچی علم دین حاصل کرے اور خادمہ دین بنے ÷

راقمہ اہلیہ محمد عبد الغفور خان صاحب تحویلدار فراشخانہ پٹیالہ

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - ۱۵ اپریل ۱۹۲۹ء

تربیت اولاد

عادات کا کیریکٹر پر اثر

قسط (۳) چہارم

عاداتکے راسخ ہونیکے موجبات عادات کے راسخ ہونے کے کئی موجبات ہوتے ہیں - جن میں سے پہلا تکرارِ فعل ہے یعنی بار بار کام کرنا - اسمیں کوئی شک نہیں - کہ جس کام کو بار بار کیا جائے - طبیعت میں راسخ ہو جاتا ہے - لیکن اسکے ساتھ جب تک کوئی اور محرک نہ ہو - اس وقت تک کبھی کوئی کام بطور عادت کے نہیں ہوگا ؛

(۲) صرف تکرارِ فعل کافی نہیں - لیکن اسکے ساتھ ضروری ہے - کہ محبت اور شوق سے کام کیا جائے ؛ اور اس کام کے کرنے میں آسانی معلوم ہو - محض نگرانی اور جبر کا نتیجہ نہ ہو - فاعل کو خود تسلی اور قلب کا اطمینان حاصل ہو - مثلاً اگر بچہ کو نماز بار بار جبر سے پڑھائی جائے - مگر وہ اس کو محبت اور دل سے ادا نہ کرے - اور صرف جبر سے ہی یہ کام کر رہا ہوگا - تو پھر کبھی بھی اس میں یہ عادت راسخ نہیں ہوگی - توجہ اور نگرانی کے ہٹ جانے سے اس کام کو چھوڑ دیگا ؛

(۳) جس وقت بچہ کوئی کام کرے - تو والدین کو چاہیئے کہ بچہ کی حوصلہ افزائی اور پسندیدگی کا اظہار کریں - لیکن بعض بچے اس خوشنودی کو بھی پسند نہیں کرتے ؛

(۴) جو بچے خوشنودی اور حوصلہ افزائی پسند نہ کریں - اُن کے لیئے انعام مقرر کرنا چاہیئے - اور اسکی تعریف بھی کریں - گو یہ انعام اور تعریف ادنیٰ محرک ہیں - لیکن طبائع چونکہ مختلف ہوتی ہیں - اس لئے ہر قسم کے محرک سے کام لینا چاہیئے - بعض بچے سزا سے مانتے ہیں - لیکن ان سب باتوں کو موقع و محل پر استعمال کیا جائے ؛

بُری عادات چھڑانے کا طریق اگر کسی بچہ میں بُری عادات ہوں - تو اُن کو اچھی عادات سے تبدیل کرنا چاہیئے - توجہ اور طرف ہو جائے تو پھر اس کام کو نہیں کرتا - مثلاً اگر بچہ شام کے وقت یونہی آوارہ گردی کرتا ہے - تو اسوقت بجائے باہر جانے کے نماز کی طرف توجہ کرائیں - یا کسی اور شغل میں لگا دیں - اس طرح ہر روز ایسا کرنے سے توجہ ہٹ جائیگی پھر آہستہ آہستہ یہ عادت رفع ہو جائیگی - انّ الحسنات یذھبن السیاٰت - قرآن کریم کی اس آیت میں آتا ہے کہ نیکیاں بدی کو بھگا دیتی ہیں - چنانچہ عرب میں پانچ وقت شراب پی جاتی تھی - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی پانچ وقت نماز کے مقرر فرما دیئے -

اس لئے کسی فعل میں صرف روکاوٹ پیدا کرنا ہی کافی نہیں۔ مثلاً اگر بچہ کسی قیمتی چیز کہ جسکے ٹوٹ جانے کا بھی اندیشہ ہو۔ پکڑ لے تو بجائے جھڑک کر چھیننے کے اس کے عوض میں کوئی اور معمولی چیز اسکے ہاتھ میں پکڑا دی جائے۔ اس طرح بھی اسکی توجہ دوسری طرف ہٹ جائیگی۔ اور چلائیگا بھی نہیں *

بچہ میں اس حد تک خراب عادات لا راسخ نہ ہوں کہ اسکی شخصیت کا جزو بن جائیں۔ ایسی بد عادات کی وجہ سے وہ زمانہ کی مشکلات کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ بدسلوک اور حاسد اور اپنا اور خاندان کے لئے باعث ننگ و عار ہو جاتا ہے *

زیادہ پیار کے نقصان ایک امریکن بچہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ چونکہ وہ والدین کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس وجہ سے وہ بہت محبت اور پیار اس سے کیا کرتے تھے۔ خصوصاً بیماری میں اور بھی زیادہ توجہ ہو گئی۔ حتّٰی کہ والدہ نے اسکو پاس سُلانا شروع کردیا۔ (واضح ہو کہ بچہ کو والدہ سے الگ سُلانا چاہئیے۔ یورپین لیڈیوں کا یہی طریق ہے) اور بے جا محبت اور پیار کرتے رہے۔ اور ان بے جا ناز برداریوں کی وجہ سے اس میں ایسی بد عادات پیدا ہو گئیں۔ کہ گھر میں سب کو تنگ کرنا اور رعب سے کام لیتا۔ کسی کی ماتحتی پسند نہ کرتا۔ باہر لڑکوں میں بھی کھیلتا تو جب تک اسکو اپنا سردار نہ بناتے اُن میں کھیلنا پسند نہ کرتا۔ غرضیکہ تحکم وغیرہ کی بہت سی بد عادات پیدا ہو گئیں۔ حصولِ تعلیم کیلئے جب سکول بھیجا گیا۔ والدین سے علیحدگی اختیار کرنے سے اسکی سب عادات درست ہو گئیں *

عادات کا بننا عادات کے بننے میں ماحول کے اثرات کا بہت دخل ہوتا ہے۔ بچہ میں نقل کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دوسروں کا اثر جلدی قبول کرلیتا ہے۔ تعریض خارجی کا اثر بھی ان پر جلدی ہوتا ہے۔ خصوصاً زندگی کے پہلے تین سال میں نقل کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے تربیت کے لحاظ سے تین سال کی عمر کا عرصہ اہم ہوتا ہے۔ اچھی عادات پیدا کیجا سکتی ہیں۔ انسانی دماغ کی جلدی اثر قبول کرنیکی طاقت عمر سے کم ہوتی جاتی ہے۔ چونکہ بچپن میں تکلّف نہیں ہوتا۔ اسلئے اسوقت کا چال چلن واقع اور حقیقی ہوتا ہے۔ جو بھی بُری عادت ہو اُسکا اظہار اور علم جلدی ہو جاتا ہے جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو اُسوقت تکلّف سے بد افعال کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلئے بُری عادات ظاہر کم ہوتی ہیں *

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے سال سے قبل سب عادات مثلاً شرم۔ ناراضگی۔ غصّہ۔ ضد۔ کینہ پروری سب نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اسوقت اُنکا علم آسانی سے ہو سکتا ہے *

والدین کو نصیحت عادات کے بننے میں نقل اور تعریض خارجی کا بہت دخل ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ بچہ کے لئے ایسی فضا پیدا کریں۔ جو نقل کرنے کے قابل ہو۔ یعنی اردگرد کے حالات اچھے اور نیک نمونہ ہو۔ یاد رکھو! والدین کی کمزوریاں اور آپس کے جھگڑے اور مایوسی۔ غُصّہ بچہ کیلئے وبائی امراض کی طرح خطرناک ہوتی ہیں بہنوں اور بھائیوں کی عادات اور خصوصیات اور بے قاعدگیوں کا اثر بھی بچہ پر ہوتا ہے *

بچّہ کے ساتھ سلوک کرنے کا طریق

والدین کو چاہیئے کہ بچّہ کے ساتھ پیار و محبّت سے پیش آئیں۔ اور طبیعت ہشاش بشاش رکھیں۔ اور گفتگو کا طرز ایسا ہو۔ کہ بجائے اسکی بڑھتی ہوئی اعجوبہ پسندی اور حصولِ علم کی عادت کو دبانے کے اسکو بڑھائیں اور پورا کریں۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بچوں کو باہر کا سفر کرنا پڑے اور کسی نظارہ کو دیکھیں۔ یا اس کا اُن کو اعجوبہ معلوم ہو۔ تو اسکے دریافت کرنے اور علم حاصل کرنے کے لئے اس کی تفصیل چاہتے ہیں۔ مثلاً ریبن فال کا نام سُننے اور باوجود اس نظارہ کے دیکھنے کے علم حاصل کرنے کیلئے پھر بچّہ دریافت کرے۔ کہ امّاں جان ریبن فال کیا ہوتا ہے؟ اگر اس کو محبّت سے اپنے علم کے مطابق جواب دیدیا جائے۔ کہ فال کے معنی آبشار کے ہیں (اس جگہ پانی گرتا ہے) ریبن ایک مشہور انگریز کا نام ہے۔ اسی طرح ہر واقع کے متعلّق دریافت کرنے پر اگر معقول جواب دیدیا جائے۔ تو ایک تو اسکو علم حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسرے تسلّی بخش جواب بھی پالیتا ہے۔ محض سُستی کی وجہ سے یہی جواب دیدیا جائے۔ کہ مَیں نے بھی یہ جگہ دیکھی ہے اور تم نے بھی سب کچھ دیکھ لیا ہے تو مجھے کیا پوچھتا ہے۔ ایسے تلخ جواب میں سوائے اعجوبہ پسندی کی عادت کو دبانے اور علم کی ترقی کو روکنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر بچّہ کے دریافت کرنے پر ہر بات کا جواب دیدیا جائے۔ تو وہ بہت سا علم زبانی گفتگو سے حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جنجہ میں ہمارے مکرّم ڈاکٹر بدرالدین صاحب کے بچّے تھے وہ جب کسی عجیب بات کو سنتے یا کسی نظارہ کو دیکھتے تو علم حاصل کرنے کے لئے دریافت کرتے ڈاکٹر صاحب بھی بڑی محبّت سے اُنکو سمجھا دیتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کسی جگہ کا کیسا بھی مشکل نام یا علمی واقعہ ہو۔ انکو ایسا ذہن نشین ہوتا ہے۔ کہ دوسروں کو بھی تفصیل سے سمجھا سکتے ہیں۔ اور ... چاہیئے کہ ہر معاملہ میں صاف گوئی سے کام لیا جائے۔ جو بھی سوال کریں۔ دیانتداری سے اس کا جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ گفتگو اور عمل میں آزادی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تلخ جواب سے وہ رُک جائیں ؞

ایک لڑکی بہت غصّہ والی لڑاکی اور ہر وقت چلّاتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب سے معائنہ کرایا گیا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ گرد و پیش کے دیگر حالات درست ہیں۔ صرف وجہ یہ تھی۔ کہ باپ بے کار۔ غصیلہ۔ چڑچڑا مزاج اور آپے سے باہر تھا۔ بیوی سے بچّوں کے سامنے سختی کرتا تھا۔ وہ سب عادات لڑکی نے اخذ کر لیں ؞

والدین کا نقص

بعض والدین میں یہ نقص ہوتا ہے۔ کہ اوّل تو نقائص کی اہمیّت ہی نہیں سمجھتے اگر اُنکو بچّوں کی بُری عادات کا علم ہو بھی جائے تو اسکو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ان مشکلات کا مقابلہ نہ کیا جائیگا۔ عادات کی اصلاح نہیں ہوگی؞

خراب تربیت سے سوائے بدنامی اور شرم کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ والدین پہلے نقائص کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچّہ میں نقص ہوتا ہے۔ مگر صاف انکار کر دیتے ہیں۔ کہ ہمارا بچّہ ان نقائص سے پاک ہے۔ اگر اقرار بھی کر لیں۔ تو جھوٹی تسلّی اپنے آپ کو دیتے ہیں۔ کہ ابھی بچّہ ہے فلاں کا بچّہ بھی ایسا ہے بڑا ہو گا۔ تو سب بدعادات کو چھوڑ دیگا۔ مگر حق یہ ہے کہ اُن بدعادات کو بچّے چھوڑتے نہیں۔ بلکہ بوجہ طبیعت ثانی

KHILAFAT LIBRARY

بن جانے کے اُنکا اظہار نہیں ہوتا ؂

بچّے دُنیا میں آتے وقت عادات سے خالی ہوتے ہیں پھر دُنیا میں زندہ رہنے کے لئے اُنکو بعض عادات لینی پڑتی ہیں۔ پس والدین ہی اُن کے لئے اچھی یا بُری فضا پیدا کرکے اُن کو نیک یا بد بنا سکتے ہیں ؂

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچّوں کی تربیت میں نیک نمونہ پیش کرنے اور اچھی فضا پیدا کرنے کی توفیق دے آمین؂

خاکسارہ مریم بیگم کاکامری۔ یوگنڈا۔ مشرقی افریقہ

میری سیر

(نمبر ۲)

یہ سب کچھ دیکھ کر ہم لوگ قریباً چھ بجے شام گھر کو واپس ہوئے۔ گھر پہنچ کر بوجہ کئی گھنٹے سر پر برقع رکھنے کے میرے اور بھاوج کے سر میں اس شدت کی درد ہوئی کہ قلعہ کی تمام سیر بھول گئی۔ چونکہ میرے منجھلے بھائی جان کی رخصت کم تھی۔ اس لئے کسی دوسری جگہ سیر کو نہ جا سکے ڈیڑھ ماہ کے بعد بھابی صاحبہ کے بھائی محمد یوسف خانصاحب علی گڑھ کالج سے رخصتوں پر دہلی تشریف لائے جو قریباً ڈیڑھ ماہ دہلی قیام فرما رہے باقی تاریخی عمارات جو دیکھ سکے تھے اُنکے ہمراہ جا کر دیکھیں یعنی قطب صاحب کی لاٹھ ہمایوں کا اور صفدر جنگ کا مقبرہ۔ یہ عمارات گو میں اس سے بہت پہلے قبل بھی اپنی ایک معزز بہن کے ساتھ جو باہر سے آئی ہوئی تھیں اپنے ساتھ لے گئی تھیں۔ دیکھ لی تھیں مگر اسوقت میں نے اسکو قلمبند نہیں کیا تھا۔ اپریل کا مہینہ تھا گرمی قدرے بڑھ گئی تھی۔ ان عمارات کی سیر کیلئے

ہم نے صبح کا وقت موزون دیکھا چنانچہ ایک دن مقرر کرکے صبح چھ بجے موٹر پر بھائی محمد یوسف خانصاحب کے ساتھ ہم سب مع ایک ملازم و ملازمہ کے بغرض سیر روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے قصبہ مہرولی کو روانہ ہوئے مہرولی میں قطب صاحب کی لاٹھ ہے جو دہلی سے جنوب کی طرف ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ لاٹھ سنگ سُرخ کی بنی ہوئی ہے کہیں کہیں سنگِ مرمر بھی لگا ہوا ہے۔ لاٹھ پر خوشنما منبت کاری اور خوبصورت گلکاری کی ہوئی ہے۔ مینار کے باہر اوپر سے نیچے تک قرآن کریم کی آیات اور بادشاہوں کے خطابات اُبھرے ہوئے حروف میں لکھے ہوئے ہیں مینار کے اوپر جانے کے لئے اسکے اندر ہی ایک سنگین زینہ چکر کھاتا ہوا اوپر چلا جاتا ہے دروازہ شمال رویہ ہے جس میں سے لاٹھ پر چڑھتے ہیں ہر ایک درجہ میں جا بجا روشن دان ہیں۔ اگر یہ روشندان نہ ہوتے تو ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دیتا۔ لاٹھ کے پہلے درجے میں ایک سو چھپن ۱۵۶ سیڑھیاں ہیں۔ دوسرے میں اٹھتر ۷۸ تیسرے میں باسٹھ ۶۲ اور باقی دو دو درجوں میں اکتالیس ۴۱ اکتالیس ۴۱۔ غرض کُل سیڑھیاں تین سو ۳۰۰ کے ہیں۔ اتنی اونچی عمارت پر چڑھتے ہوئے قوی سے قوی آدمی کا سانس بھی پھول جاتا ہے۔ اور اوپر سے یہ مصیبت ہے کہ سیڑھیوں میں چمگادڑوں نے اس قدر گھونسلے بنا رکھے ہیں کہ ان کی تعفن سے چڑھنے والے کا دماغ پھٹا جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ لوگ اوپر چڑھے ہوئے تھے ہم میں سے صرف بھائی یوسف صاحب اور ملازم اوپر تک گئے باقی ہمارا تو دو درجے تک چڑھنے سے دم پھول گیا اور اس سے آگے جانے کی ہمّت نہ رہی

حقیقت میں سیر تو اوپر جانے سے ہوتی ہے بڑا دلکش نظارہ ہوتا ہے نیچے چلتے پھرتے آدمی ٹانگے بگھیاں موٹر وغیرہ سب کچھ کھلونے معلوم ہوتے ہیں۔ لاٹھ کے ہر ایک درجہ کے خاتمہ پر ایک ایک سنگین کٹہرا دائرہ کھینچا لگا ہوا ہے اور یہاں سے دور دور تک بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اس مینار کو قطب الدین نے ۱۱۹۹ء میں بنوانا شروع کیا تھا مگر موت نے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور بعد میں ۱۲۲۹ء میں التمش نے اسکو پورا کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ لاٹھ پہلے منارہ ہفت کے نام سے مشہور تھی اور اسکے سات درجے تھے پانچویں درجے میں جہاں اب کٹہرا لگا ہوا ہے۔ وہاں فصیلوں کے کنگرے تھے۔ چھٹے درجے میں چاروں طرف دروازے تھے اور ساتویں میں لداؤ کی برجی تھی ۱۷۸۲ء میں اوپر کے دو درجے آندھی بھونچال سے گر پڑے تھے ۱۸۲۸ء میں سرکار انگریزی نے اس لاٹھ کی اول سے آخر تک مرمت کرائی کنگروں کی جگہ پر رنگین کٹہرا لگوا دیا۔ چھٹے درجے میں خوبصورت سنگین برجی ساتویں میں کاٹھ کی برجی کھڑی کر کے اس پر پھریرا لگوا دیا تھا۔ مگر افسوس کہ یہ برجیاں قائم نہ رہ سکیں سنگین برجی کو لاٹھ پر سے اتروا کر الگ رکھوا دیا جو قطب مینار کے قریب پڑی ہے کاٹھ کی برجی ٹوٹ پھوٹ کر ضائع ہو گئی۔

اس مینار کے بالمقابل ایک مینار علاؤالدین خلجی نے بنوانا شروع کیا تھا مگر وہ نامکمل رہ گیا اور ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے۔

قطب مینار کے قریب ایک مسجد ہے جو قطب الاسلام کے نام سے موسوم ہے یہ مسجد پتھر کی ہے مگر ٹوٹ پھوٹ کر کھنڈرات ہو گئی ہے۔ اسکے صحن میں ایک لوہے کا ستون ہے جو کسی راجہ نے کسی دیوتا کے نام پر نصب کیا تھا۔ اس ستون پر کسی زبان پر کتبہ ہے۔ اور انگریزی و ہندی میں ترجمہ مسجد کے دالان میں ایک پتھر پر کندہ ہے جو طوالت کے خوف سے نظر انداز کرتی ہوں۔

غرض یہاں خوب سیر کی اور تھوڑا سا آرام کر کے واپس شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہمایوں اور صفدر جنگ کے مقبرے بھی دیکھے پہلے صفدر جنگ کا مقبرہ دیکھا۔

صفدر جنگ کا مقبرہ:۔ یہ مقبرہ ایک اونچے چبوترے پر بنا ہوا ہے اسکے نیچے تہخانے ہیں اور چاروں طرف لمبے لمبے حوض ہیں۔ اس مقبرے میں کئی حجرے ہیں درمیان کے حجرے میں صفدر جنگ کی قبر ہے جو سفید سنگ مرمر کی ہے اصلی قبریں تہخانے میں ہیں۔ اس قبر کو نواب شجاع الدولہ نے اپنے باپ صفدر جنگ کے انتقال کے بعد بنوایا تھا۔ صفدر جنگ کے مقبرہ دیکھنے کے بعد ہم نے ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ دیکھا۔ جو صفدر جنگ کے مقبرہ سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔

ہمایوں کا مقبرہ:۔ یہ مقبرہ بڑی سڑک پر دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے یہ مقبرہ اکبری تعمیرات میں سے بڑی دلکش اور شاندار عمارت ہے۔ صفدر جنگ کے مقبرے سے بڑا اور اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔ یہ مقبرہ صفدر جنگ کے مقبرہ کی طرح چبوترے پر بنا ہوا ہے ہم دو بڑے پھاٹکوں میں سے گذر کر اندر داخل ہوئے یہ مقبرہ سرخ پتھر کا بنا ہوا ہے اس مقبرے میں بھی کئی حجرے ہیں بیچ کے حجرے میں ہمایوں کی قبر ہے

KHILAFAT LIBRARY

ہمایوں کی قبر کے علاوہ اور بھی بہت سی قبریں ہیں۔ مگر بوجہ کتبہ نہ ہونے کے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ فلاں قبر کس کی ہے اور فلاں کس کی۔ یہاں تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ ان مقبروں کو دیکھ کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا یہ وہی بادشاہ ہیں جو دنیا میں نہایت شان سے حکومت کر گئے آج کیسی کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ یہاں سے ہو کر ہم لوگوں نے ایک دو اور جگہ کی سیر کی آخر میں رائے سینا سے ہوتے ہوئے گھر چلے۔ رائے سینا جو نئی دہلی کے نام سے مشہور ہے بہت خوبصورت ہے نہایت وسیع پیمانے پر بن رہی ہے اسمیں زیادہ تر سرکاری دفاتر اور گورنمنٹ ہاؤس نہایت عالیشان عمارتیں قابل دید ہیں۔ وہاں سے قریباً ایک بجے ہم کوٹھی پہنچ گئے ۔ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

راقمہ ب۔ خ۔ ن بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہور

سندھ میں کشتی بان

ہمارے مبلغ دنیا کے سبھی کونوں میں تبلیغ کرتے ہیں کوئی ایسی جگہ ہو گی جہاں احمدی مبلغ نہ پہنچا ہو۔ خدا توفیق دے انکو اعلیٰ طریق پر تبلیغ حق کرنے کی۔

میرا بارہا کا دیکھا ہوا ہے کہ سندھی کشتی بان اکثر نماز پڑھتے ہیں اور سنا ہے کہ ماہ رمضان میں روزے بھی رکھتے ہیں۔ شادی پر تو حد سے زیادہ خوشی مناتے ہیں۔ لیکن مرگ پر شاید کوئی بدعت وغیرہ نہیں کرتے نہ درد جزع فزع کرتے ہیں کیونکہ مسافری ہی میں گذر اوقات کرتے ہیں کماتے ہیں کھاتے ہیں پیدا ہوتے ہیں مرتے ہیں۔ جب شادی کے دن ہوتے ہیں تو دریا کے کنارے جمع ہو جاتے ہیں وہیں شادی رچا کر رفوچکر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح غمی پر دیکھا ہے کہ وفات ہونے پر بے شمار کشتیاں آکر جمع ہو جاتی ہیں کفن دفن کے بعد ہر کوئی اپنی اپنی راہ لیتا ہے غرض کہ رسومات کے پابند نظر نہیں آتے۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کا اکثر حصہ رسومات کا سخت پابند ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ تو رسومات کا شاید نام بھی نہیں جانتے کیونکہ انکی جو کشتی ہوتی ہے وہی انکا گھر ہے اور اسکو کسی جگہ قیام نہیں ہے۔ کام کی وجہ سے مجھ کو اس مسافری کی شان بہت یاد آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسافر چلتا ہو اور آفتاب کی تیزی کی وجہ سے کسی درخت کے سایہ میں قیام کرے۔ سایہ ڈھلنے پر پھر چل پڑے۔ دنیا میں اسی طرح انسان مسافر ہے۔ پس ان لوگوں کی چال میں نے بالکل یہی دیکھی اور انکو دیکھ کر مجھ کو انسان کی حالت و دنیا فانی پر بڑا افسوس ہوتا ہے۔ یہ بیچارے سخت دھوپ ہو۔ سخت سردی ہو گرمی ہو ہوا ہو۔ آندھی ہو۔ کچھ ہو۔ اپنی مسافری سے کام رکھتے ہیں۔ ہاں سخت طوفان کے وقت جب کشتی کے ڈوب جانے کا خطرہ پیش ہوتا ہے۔ قیام کر لیتے ہیں۔ میں نے بڑے خوفناک طوفان ہوا کے وقت دیکھا ہے کہ بیچارے اسی کشتی میں اپنے بال بچوں کو لیکر بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ کوٹھیوں اور بنگلوں والے بھی لرزتے ہوتے ہیں لیکن یہ بندگان خدا دریا کے اندر سردی میں سخت

KHILAFAT LIBRARY

آندھی میں طوفان اور دھوپ و شدت گرمی میں اپنی اسی چھوٹی سی کشتی میں موجود رہتے ہیں۔ ایسی بھری بھری کشتیاں دریا میں جاتی ہوئی نظر آتی ہیں کہ دیکھ کر میرا تو دل کانپ جاتا ہے اور خدا کی قدرت یاد آتی ہے کہ اسی کی طاقت و قدرت کاملہ سے یہ کشتی کیسی تیرتی ہوئی جا رہی ہے سوائے اس کے کس کو طاقت ہے کہ ان لوگوں کو کامیابی کا منہ دکھائے سندھی مبلغوں کو چاہیئے کہ اپنے ان مسافر بھائیوں کی بھی ہمدردی سے اپنے دلوں کو غافل نہ کریں کیونکہ مبلغ نے تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے اور جو کوئی بھی ملے اسکو پیغام حق پہنچانا ہے میرا جہاں تک خیال ہے --- سابق و موجودہ مبلغ نے ان اپنے مسافر بھائیوں کی طرف خیال نہیں کیا اور یہ لوگ یعنی کشتی بان ہدایت یافتہ لوگوں کی باتوں -- -- سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے عموماً سندھی لوگ متعصب نہیں ہوتے۔ ہاں اکثر پیر پرست ہیں کسی نیک دن اپنے پیروں کی تعریف میں گیت گاتے انکی عبادت ہے جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت نہیں پڑھتے بلکہ کوئی مولود وغیرہ جو لوگوں کے خود تراشیدہ ہوں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ سنت رسولؐ عام مسلمانوں کو بھول گئی ہے اُسپر عمل نہیں رہا --- کوئی بتلائے انکو میرے تو دل میں بڑا درد ہے -- -- -- -- -- --

اگر میں تبلیغ کر سکتی تو عجب نہیں تھا کہ انہی لوگوں میں میں جا کر لوگوں کو راستہ اسلام کا بتلاتی اور سنت رسولؐ پر کاربند رہنے کی تاکید کرتی۔ لیکن افسوس کہ میں تو ایک کمزور بے علم چار دیواری میں بیٹھ کر زندگی بسر کرنے والی احمدی خاتون ہوں۔ میرا دل ایسے منظر دیکھ کر بڑا تڑپتا رہتا ہے۔ میرے والد ماجد خدا انکا ہر حال میں مددگار ہو اور انپر ہمیشہ اپنی رحمت کی بارشیں نازل فرمائے اب کبیر سن ہیں جہانتک مجھے معلوم ہو سکا اور میرے دیکھنے میں بھی زیادہ حد درجہ تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں اور خدا کے فضل سے بہتوں کو تبلیغ کی ہوگی انکی اس بات پر لوگ اُن سے بہت خفا ہوتے تھے اور انکو ناگوار گذرتا ہے پھر بھی وہ تبلیغ کرنے جاتے ہیں ایک نمبردار صاحب کو تبلیغ کرنے جایا کرتے تھے انہوں نے کہا کہ پیر صاحب آپ ہمارا تیل خرچ کراتے ہیں ہم ایسی اخباریں کتابیں نہیں سنتے وہ تیل اپنا بیچ کر ان کو سنایا کرتے کتنے لوگ کئی مرتبہ دشمن ہوگئے اور کئی لوگ احمدی بھی ہوئے جنکی بہت خراب حالتیں تھیں خدا کے فضل سے وہ نیک اور متقی بن گئے کتنے ہی جاہل آدمیوں کو میرے دیکھنے میں آیا کہ وہ تبلیغ کرتے تھے اور پھر وہ مخالف سے احمدی مخلص بن گئے۔

میرے والد صاحب کا جو طریقہ تبلیغ ہے وہ میرے عزیزوں کو جو خاصکر نوجوان ہیں - اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ دراصل وہی طریقہ تبلیغ ہے جبتک آدمی کوشش نہ کرے - اور ہمت اور جانثاری سے تبلیغ نہ کرے تب تک تبلیغ کا حق ادا نہیں ہوتا۔ خدا ہمارے مبلغوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ ذرایعہ تبلیغ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میں پھر عرض کرتی ہوں کہ سندھی لوگ متعصب نہیں ہیں

سندھ میں ایک خاص مبلّغ پورا نہیں ہے جیسی کہ اس کی حالت ہے یہاں پر تو عام تبلیغ ہونی چاہیئے اگر یہاں پر عام تبلیغ ہو اور عام منادی ہو کوئی نماز پڑھانے والا ہو کوئی جمعہ پڑھانے والا ہو کوئی قرآن شریف کا ترجمہ سندھی میں کر کے شائع کرنیوالا ہو۔ آہ! کوئی جان توڑ کر تبلیغ کرنیوالا کوئی دردمند دل ہو کوئی فدائی اخلاص رکھتا ہو تو پھر سندھی لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوں اور یہاں عام و خاص سندھی لوگ نشہ پینے کے بہت عادی ہیں۔ بھنگ تو اچھے اچھے بھی پیتے ہیں اور مسلمان مرد و عورتوں میں شاید ہی کوئی بھنگ پینے کے بغیر رہتا ہو۔ حُقّہ کی از حد کثرت ہے اور یہاں سندھ میں مُرغ بازی تیتر بازی بُلبل بازی عام ہے بلکہ فخریہ کیجاتی ہے۔ غرض کہ ہر خلاف شرع کام کی سخت گرم بازاری ہے۔ خدا سب کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار دردمند ایک احمدی خاتون

KHILAFAT LIBRARY

علمی سوالات کے جوابات

۱۵ جنوری کے مصباح میں جو سوالات چھپے تھے ان کے جوابات ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

سوال نمبر ۱:۔ پہاڑوں پر سردی زیادہ کیوں ہوتی ہے حالانکہ وہ سورج کے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں؟

جواب:۔ (۱) ہوا کی حرارت جذب کرنے کی طاقت ایک تو اسکی کثافت پر منحصر ہے۔ جتنی ہوا کثیف ہوگی اتنی ہی زیادہ وہ حرارت جذب کریگی۔ اور دوسرے جتنے زیادہ بخارات اور ذرّات اسمیں موجود ہونگے اتنی زیادہ حرارت اسمیں جذب ہوگی۔

پہاڑوں کی ہوا لطیف اور تھوڑے بخارات و ذرّات والی ہوتی ہے اسلئے یہ میدانوں کی نسبت جن کی ہوا کثیف اور زیادہ بخارات و ذرّات والی ہوتی ہے تھوڑی حرارت جذب کرتی ہے۔

(ب) کیونکہ پہاڑوں کی ہوا لطیف ہوتی ہے۔ اس لئے رات کو سورج کی گرمی جو اس نے تھوڑی بہت دن کو جذب کی ہوتی ہے۔ بہت جلد خارج ہوجاتی ہے اس لئے وہاں راتیں بھی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ ایک کمبل زیادہ گرم ہوتا ہے یا دو اس سے نصف موٹائی کے؟

جواب:۔ دو کمبل زیادہ گرم ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہوا گرمی یا سردی کو اپنے اندر سے گذرنے نہیں دیتی۔ جب ہم دو کمبل اپنے اوپر لیتے ہیں تو ہوا کی ایک تہ پہلے کمبل اور ہمارے بدن کے درمیان ہوتی ہے۔ اور دوسری دوسرے اور پہلے کمبل کے درمیان۔ اب یہ دو تہیں ہوا کی سردی کو اندر یا ہماری حرارت گرمی کو باہر نہیں جانے دیتیں۔ اس کے برخلاف جب ہم ایک کمبل اپنے اوپر لیتے ہیں تو ہوا کی صرف ایک تہ ہمارے بدن اور کمبل کے درمیان ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ دو کمبل بہ نسبت ایک کے زیادہ گرم گرم ہوتے ہیں۔

"شبلی"

کیا تمہیں معلوم ہے؟

(۱) کہ ایک آدمی اپنی پیٹھ پر بوجھ لادے ہوئے آگے

کیوں جھکتا ہے یا ایک آدمی ایک ہاتھ میں پانی کا بھرا ہُوا ڈول اُٹھا کر دوسری طرف کیوں جھکتا ہے۔

یا ایک یکّہ ناہموار زمین پر چلتا ہُوا گر کیوں پڑتا ہے یا ایک نٹ رستہ پر چلتا ہُوا اپنے ہاتھ میں ایک لمبا بانس کیوں رکھتا ہے؟

ان کے جواب دینے کے لئے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی چیز اسوقت تک نہیں گرتی جب تک کہ اگر ایک عموداً لکیر اس چیز کے مرکز کشش سے یعنی اس نقطہ سے جس پر کہ ساری چیز کا بوجھ پڑ رہا ہوتا ہے کھینچی جائے تو وہ اس کے قاعدہ کے اندر اندر پڑے۔

اوپر کی مثالوں میں آدمی کا قاعدہ تو اسکے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ ہوگا اور مرکز کشش جہاں چیز کا بوجھ پڑ رہا ہے۔

یکّہ کا قاعدہ اس کے پہیوں کا درمیانی فاصلہ ہوگا۔ بس اب اس سوال کا جواب آسان ہوگیا۔

آدمی آگے کو دوسری طرف اسلئے جھکتا ہے۔ تاکہ عموداً لکیر جو کہ اس کے مرکز کشش سے کھینچی گئی ہے۔ اس کے قاعدہ یعنی پاؤں کے درمیانی فاصلہ کے اندر پڑے۔ یکّہ اس لئے گرتا ہے کہ عموداً لکیر اس کے قاعدہ کے باہر پڑتی ہے۔

(۲) جب کوئی آدمی چلتی گاڑی سے چھلانگ مارے تو وہ آگے کی طرف کیوں گر پڑتا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ آدمی کے پاؤں جلدی سے زمین کے ساتھ آکر ساکن ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کے اوپر کے حصہ کو کوئی چیز ساکن کرنے والی نہیں ہوتی اور وہ اسی تیزی کے ساتھ جا رہا ہوتا ہے جس تیزی کے ساتھ کہ ریل گاڑی۔ اس لئے آدمی آگے کی طرف گر پڑتا ہے۔

(۳) گھوڑے پر آدمی چڑھا ہو۔ دونو ساکن ہوں گھوڑا اچانک دوڑنے لگ پڑے۔ تو آدمی پیچھے کی طرف کیوں گر پڑتا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ پہلے دونو ٹھیرے ہوتے ہیں گھوڑا حرکت کرنے لگ جاتا ہے۔ مگر آدمی ابھی ٹھیرا ہُوا ہوتا ہے اسلئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی پیچھے کی طرف گر پڑتا ہے۔

"شبلی" قادیان

لجنہ اماء اللہ پشاور کا ایک خاص جلسہ

مورخہ ۲۲ کو مسجد احمدیہ پشاور میں زیر صدارت اہلیہ صاحبہ بابو محمد عالم صاحب اکؤنٹنٹ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ قاضی محمد یوسف صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو بڑے بڑے اجر عطا فرمائے اور ان کے مال و اولاد میں برکت دے جنہوں نے ہمارے جلسہ کو بارونق بنانے کے لئے اپنا زر کثیر خرچ کر کے تمام احمدی جماعت کی مستورات اور دیگر غیر مبایعین و غیر احمدی مستورات کو پر تکلف ٹی پارٹی کے لئے مدعو کیا گو اس دن بارش ہو گئی لیکن پھر بھی کثرت سے بہنیں شریک جلسہ ہوئیں جنکی مختصر روئیداد مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) تلاوت کلام مجید اہلیہ صاحبہ حکیم مرغوب اللہ صاحب

(۲) افتتاحی تقریر صدر جلسہ

KHILAFAT LIBRARY

(۴) نظم پشتو اہلیہ صاحب قاضی محمد یوسف صاحب

اس کے بعد اُردو کی نظمیں در ثمین - اور کلام محمود سے بلقیس بیگم بنت ڈاکٹر فتح الدین صاحب - مجیدہ بیگم بنت عبدالمجید صاحب انسپکٹر پولیس - حمیدہ سلطان بنت بابو قمر الدین صاحب حلیمہ بیگم برادر زادی مولوی غلام رسول صاحب - ان سب لڑکیوں نے باری باری پڑھیں یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہماری جماعت کی لڑکیوں میں بولنے کا ذوق وشوق دن بدن بڑھتا نظر آتا ہے اس لئے ان کی خوشی کے مطابق ان سب کو پڑھنے کا موقع دیا گیا۔ اسکے بعد اہلیہ صاحبہ شیخ اللہ بخش صاحب نے اپنا مضمون سنایا۔

پھر ہمشیرہ صاحبہ بابو قمر الدین صاحب نے سیرۃ النبی کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا - اسکے بعد عاجزہ نے بہنوں کی خدمت میں عرض کیا - کہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے اور احمدیت کے باہر کہیں حقیقی اسلام نہیں اور اسلام کے سچے خیر خواہ احمدی ہی ہیں - اسی سلسلے میں ۲ر جون کے جلسے کے متعلق توجہ دلائی - کہ اسوقت اسلام سخت مشکلات میں ہے - ایک طرف تو نام نہاد مسلمانوں کو اسلام سے دلچسپی نہیں دوسری طرف تمام قوموں کی یہی کوشش ہے - اور ہر ایک یہی چاہتی ہے کہ تمام مسلمانوں کو اپنے اپنے مذہب کر لیں اور انہوں نے اپنی تمام کوشش اس طرف مبذول کر دی ہے - اور اسلام اور بانی اسلام کے بدنام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا - اسوقت ہمارے خلیفہ وقت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے مبشر وعدے ہیں - اور جو اسوقت ہمارے دینی راہبر ہیں) ہمیں توجہ دلاتی ہے - کہ ہم سب مسلمان عورتیں ۲ر جون کو ایک جلسہ کریں مردوں کے علیحدہ جلسے ہوں گے - لیکن ہم عورتوں پر کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھوڑے احسان ہیں کہ ہم خاموش رہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں - کہ مردوں کی نسبت عورتوں پر آپ کے زیادہ احسان ہیں اور ہم تو آپ کی بدولت نیستی سے ہستی میں آئیں تو ہم کو چاہیئے کہ ہمہ تن ایک ہو کر آپ کی سیرت - اخلاق - عادات - احسانات پر جلسے کریں - اور دشمنان اسلام پر آپ کے کارنامے واضح کر دیں اور خود باخبر ہوں -

دعا پر جلسہ برخاست ہوا + راقمہ زبیدہ اہلیہ خانصاحب محمد نواز خانصاحب سکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور

روئیداد جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ دہلی کی ممبرات اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کاموں کو پورا پورا انجام دے رہی ہیں - اور اس کوشش میں ہیں کہ ایک ماہ میں دو جلسہ ہوا کریں - آج لجنہ اماء اللہ دہلی کو قائم ہوئے ... تقریباً دو سال ہوئے ہیں اور ہر ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ جلسے ہوتے رہے ہیں -

اب کا جلسہ ۱۷ر مارچ کو بوقت چار بجے دن کے خانصاحب برکت علی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا اس جلسہ میں حضرت ام المومنین صاحبہ شریک تھیں -

KHILAFAT LIBRARY

اس لئے یہ جلسہ ہمارے واسطے نہایت مبارک تھا۔
اوّل جناب فردوس بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور ایک آیت کا ترجمہ سنایا۔ پھر خاکسارہ نے ایک رکوع کا درس دیا۔ بعد اسکے جناب سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ذوالفقار علیخانصاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مضمون سنایا۔ جناب پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی۔ سردار بیگم صاحبہ نے تعلیم و تربیت پر مضمون پڑھا۔ بنت ڈاکٹر محمد ساجد صاحب مرحوم نے نبی کی ضرورت پر مضمون پڑھا اسکے بعد نظمیں پڑھی گئیں۔ نظموں کے بعد ماہواری چندہ جمع ہوا پھر جناب اہلیہ صاحبہ خانصاحب برکت علی صاحب نے چائے کی دعوت دی چھ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

اے۔ ایم۔ شمیم احمدی سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

روئیداد جلسہ لجنہ اماء اللہ منٹگمری

۲۴ مارچ ۱۹۲۹ء بمکان سید غلام حسین صاحب جلسہ لجنہ اماء اللہ منٹگمری احمدیہ خواتین کا آٹھ بجے سے لیکر دس بجے تک ہوا۔

تعداد حاضری اکیس تھی جس میں دس غیر احمدی اور گیارہ احمدی مستورات شریک جلسہ تھیں۔

اہلیہ شیخ حاجی محمد صاحب۔ اہلیہ سید غلام حسین صاحب بنت سید محمد اشرف صاحب۔ اہلیہ صاحبہ سردار حسین صاحب اہلیہ بابو فضل محمد صاحب نے مضمون اور نظمیں سنائیں

یہاں چھ ماہ سے جلسہ جاری ہے اور بوجہ رمضان شریف کے جلسہ بند کر دیا گیا تھا اب پھر جاری ہو گیا ہے خدا کے فضل سے جلسے نے کافی ترقی کی ہے جو چندہ ہوا وہ بذریعہ منی آرڈر قادیان بھیجدیا گیا ہے۔

خدا کے فضل سے غیر احمدی مستورات بڑی خوشی سے شامل جلسہ ہوتی رہتی ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جلسے میں بڑی ترقیات عطا فرمائے۔

خاکسار محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری

چندہ برائے تبلیغی مشن لنڈن

جنجیہ میں اپنا چندہ پانچ روپے حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ کر چکی تھی کہ میرے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی یہاں جلسہ کروں اور اس مشن کے لئے چندہ اکٹھا کروں چونکہ اس علاقہ میں سوائے خاکسارہ کے اور کوئی احمدی عورت نہ تھی اس لئے جلسہ نہ کر سکی مگر جو یہاں دو چار غیر احمدی عورتوں کے گھر تھے وہاں خود جا کر سب کو حضرت صاحب کا مضمون چندہ برائے مشن لنڈن سنایا سوائے ایک دو عورتوں کے سب نے خدا کے فضل سے اس کار خیر میں حصہ لیا مولا کریم اس تھوڑی سی رقم کو قبول فرمائے۔ آمین

جن بہنوں نے چندہ دیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) معراج بیگم اہلیہ صاحبہ محمد بشیر صاحب	۵	شلنگ
(۲) غلام بی بی " " امام بخش صاحب	۵	"
(۳) زینب بی بی " " دین محمد صاحب	۵	"
(۴) ہاجرہ بیگم " " فضل دین صاحب	۵	"
(۵) زینب بی بی " " عبدالغنی صاحب	۵	"
(۶) امتو بائی (یہ شیعہ مذہب کی ہیں) عبدالعلی صاحب	۵	"
(۷) کریم بی بی " " عزیز دین صاحب	۱۰	"
(۸) محمد بی بی " " قادر بخش صاحب	۲	"
(۹) کلثوم بائی (یہ آغا خانی ہیں) حاجی مہر علی صاحب	۲	"

چندہ ۵ مرہ اراستہ ناظر صاحب بیت المال کو ارسال کر دیا گیا ہے

کل ۴۴ شلنگ چندہ ارسال خدمت ہے۔

خاکسارہ زینب اہلیہ بابو عبدالحی صاحب مشرقی افریقہ جنجہ

مونگھیر فہرست چندہ لجنہ اماء اللہ مونگھیر۔

نام	پائی	آنہ	روپیہ
والدہ عبدالسلام صاحب	—	۴	۱
اہلیہ صاحبہ عبدالنعیم صاحب	۰	۰	۱
نانی صاحبہ	۰	۲	۰
والدہ صاحبہ سید محمد اصغر صاحب	۰	۸	—
اہلیہ صاحبہ سید موسیٰ رضا صاحب	۰	۰	۱
اہلیہ صاحبہ حکیم سلطان احمد صاحب	۰	۸	۰
اہلیہ صاحبہ سید مختار صاحب مرحوم	۰	۴	۰
اہلیہ صاحبہ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب	۰	۰	۵
اہلیہ صاحبہ سید عبدالغفار صاحب	۰	۰	۱
محمودہ لونگ طلائی ایک عدد قیمتی	۰	۵	۰
ذکرات بالیاں نقرئی - ۱۱ عدد قیمتی	۰	۶	۰
اہلیہ صاحبہ مولوی احسان الحق صاحب	۰	۰	۵
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یوسف صاحب	۰	۰	۲۰
اہلیہ صاحبہ مولوی ولی محمد صاحب	۰	۰	۱
اہلیہ مولوی ظریف صاحب	۰	۰	۴
قریشہ خاتون	۰	۰	۲
بنت مولوی ظریف	۰	۰	۲
اہلیہ مولوی سلیمان صاحب بہاری دو عدد قیمتی	۰	۱۰	۲
میزان	۰	۱۵	۴۶

سکرٹری لجنہ اماء اللہ - مونگھیر

یاڑی پورہ کشمیر فہرست چندہ لنڈن مشن

نام	پائی	آنہ	روپیہ
(۱) والدہ راجہ ولی محمد خانصاحب	۰	۸	۰
(۲) اہلیہ صاحبہ " "	۰	۰	۱
(۳) حضورہ بیگم دختر کلاں " "	۰	۴	۰
(۴) مبارکہ بیگم " " "	۰	۴	۰
(۵) حنیفہ بیگم " " "	۰	۴	۰
(۶) رشیدہ بیگم " " "	۰	۴	۰
(۷) اہلیہ راجہ اکرم خانصاحب	۰	۴	۰
(۸) " ثانی " "	۰	۴	۰
(۹) اہلیہ راجہ محمد ایوب خانصاحب	۰	۴	۰
(۱۰) اہلیہ راجہ محمد یعقوب خانصاحب	۰	۶	۰
(۱۱) بیوہ راجہ محمد افضل خانصاحب مرحوم مغفور	۰	۸	۰
(۱۲) دختر " " " "	۰	۴	۰
(۱۳) مریم بیگم " " "	۰	۴	۰
(۱۴) اہلیہ عبدالکریم صاحب	۰	۸	۰
(۱۵) بیوہ راجہ فقیر اللہ خانصاحب مرحوم مغفور چک اہلیہ ۲	۰	۰	۲
(۱۶) بیوہ راجہ عطا محمد خانصاحب مرحوم مغفور چک اہلیہ ۲	۰	۰	۳
(۱۷) اہلیہ عبدالعزیز ڈار صاحب	۰	—	۱

KHILAFAT LIBRARY

(۱۸) بیگم جان بی بی دختر کلاں عبدالعزیز مہر صاحب	۰ — ۸ — ۰
(۱۹) سارہ بی بی دختر ״ ״ ״ ״	۰ — ۴ — ۰
(۲۰) حفیظ بی بی ״ ״ ״ ״ ״	۰ — ۴ — ۰
(۲۱) اہلیہ عبداللہ مہر صاحب	۱ — ۰ — ۰
(۲۲) ״ عبدالرحمن مہر صاحب	۰ — ۱۲ — ۰
میزان	۱۲ — ۱۴ — ۰

مجالس شوریٰ اور مستورات

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو! تم اپنی عورتوں کے مہر کو کتنا بڑھاتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہؓ کے درمیان مہر چار سو درہم یا اس سے کم ہی ہوتے تھے اور اگر مہر میں زیادتی اللہ کے نزدیک تقویٰ اور عزت کا موجب ہوتی تو تم ان سے اس بارہ میں سبقت نہ لیجاتے اسلئے مَیں چار سو درہم سے زیادہ مہر کو تسلیم نہیں کرونگا اور کہ چار سو درہم سے زیادہ جسقدر مہر ہوگا اسے بیت المال میں داخل کرونگا۔ پھر آپؓ منبر پر سے اُترے تو قریش میں سے ایک عورت سامنے آئی اور کہا اے امیر المومنینؓ آپنے لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے روکا ہے۔ کیا آپ نے نہیں سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَاِنْ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا یعنی اگر تم نے اپنی عورتوں میں سے کسی کو خزانہ کا ڈھیر بھی دیا ہو تو اس میں سے اُس کچھ بھی نہ لو۔ اسپر حضرت عمرؓ نے کہا۔ اے اللہ مجھے معاف فرمائیو۔ عمرؓ سے سبھی لوگ زیادہ سمجھدار ہیں یا یہ کہ مدینہ کی عورتیں عمرؓ سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ تب حضرت عمرؓ دوبارہ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو! مَیں تم کو اس بات سے روکتا تھا کہ چار سو درہم سے زیادہ مہر دو لیکن اب جو کوئی تم میں سے اپنے مال سے جسقدر چاہے دے سکتا ہے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے جلسوں میں جہاں قومی معاملات کا تصفیہ ہونا ہو مردوں کے ساتھ مستورات کا شامل ہونا بھی جائز ہے اور کہ ایک عورت اپنی رائے کو مجلس عامہ میں مدلّل طریق پر پیش کر سکتی ہے پھر اگر مردوں کے مقابلہ پر عورت کی رائے صائب ہو تو خلیفہ اسی کی رائے کے مطابق فیصلہ بھی صادر کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں اگر تلاش کی جائے تو یقیناً اس قسم کی اور مثالیں بھی نبی کریم صلعم اور خلفائے راشدینؓ کے زمانہ کی مل سکینگی۔ والسّلام

راقمہ مجیدہ بیگم از شہر پشاور

بہترین معمّے

اکثر بہنیں معمّے لکھا کرتی ہیں اور حل کیا کرتی ہیں گو وہ ایک حد تک ٹھیک ہے کیونکہ معمّے لکھنے اور اسکے حل کرنے سے طبیعت میں غور و فکر کا مادہ پیدا ہوتا ہے مگر کاش ہماری بہنیں بجائے اس غور و فکر کے وہ غور و فکر کریں جس سے اللہ تعالےٰ کا عرفان حاصل ہو۔ پیاری بہنو! دنیا میں ہوشیار وہی ہے جسکو خدا تک پہنچنے کا فکر غالب ہے اور یہ غور و فکر بہتر ہے اُس غور و فکر سے۔ بہنو! فکر یہ ہی غالب ہونا چاہیئے کہ کسی طرح ہم کو خدا کا عرفان حاصل ہو جائے اور وہ ہمیں ملجائے تاکہ ہم اسکے محبوب بنیں اور وہ ہمارا۔ اور ہم وہ کام کریں جس سے اسکی رضا حاصل ہو۔ بہنو! ان معمّوں پر غور کرو جو قرآن مجید نے حل

کہنے میں اسکے سمجھنے میں غور و تدبر سے کام لو اور اس غور و فکر کو اس طرف توجہ دلاؤ جسکی آجکل سخت ضرورت ہے اور ان مضمون پر غور کرو جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر حل کئے ہیں۔ بہنو اب تو اس فکر میں لگ جاؤ کہ کفر و ضلالت دنیا سے ہٹ جائے مت چین سے بیٹھو جبتک کہ دنیا کو فتح نہ کر لو۔ بہنو! میٹھی نیند کا وقت گذر چکا اب خواب غفلت سے جلد بیدار ہو جاؤ۔ اب تو اپنے وقت کا کثیر حصہ خدمت دین میں صرف کرو تاکہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جاؤ۔

اب میں اپنے اس مختصر مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ والسلام

(راقمہ کا نام نہیں لکھا)

دو حل طلب معمّے

(۱) کالے کالے نقش نرالے چھوٹے بڑے ہاتھ۔ شیشے کی وہ چادر اوڑھے چال چلے دن رات؟

(۲) ایک عادل بادشاہ کا نام ہے جو کہ آٹھ لفظوں کا بنتا ہے جس کا پہلا دوسرا تیسرا لفظ ملکر بہنے کے معنی (دیتا ہے) ۱، ۲، ۳ حروف ملکر نیکی کے معنی دیتا ہے۔ ۴، ۳، ۲، ۵ حروف ملکر ایک خونخوار درندے کا نام بنتا ہے (۶، ۷، ۵) حروف ملکر حملے کے معنی دیتا ہے۔ بتاؤ وہ کیا نام ہے؟

خادمہ کی ضرورت اُٹھ گئی

بچے کو جھلانے کا پنگوڑا

جے۔ جو۔ جو (JHU)

بچہ تندرست۔ اور مضبوط اور خوش رہتا ہے۔ گرنے اور چوٹ لگنے کا خطرہ نہیں۔ ایک من سے زائد وزن سہار سکتا ہے۔

کے اینڈ کیز کو فیض بازار پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

K. & Keys Co.
7. Faiz Bazar Post Box
No. 32 Delhi

نادر موقع

سوا روپیہ میں ریشمی ململ کا قمیص۔ نمونہ کا ٹکڑہ ۱۲ گز عرض ۴۵ انچ۔ چھ قمیصوں کے لئے کافی ہے۔ قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ۔ ملنے کا پتہ:-

گپتا اینڈ کو۔ چکا کول۔ جنوبی ہند

Gupta & C. Chicacole
S. India

دانت بغیر تکلیف کے نکلتے ہیں

سٹیڈمنس پاؤڈر

بچوں کو کھلاؤ

ہدایات کا رسالہ مفت

John Steedman & Co
272, Walworth Road
London. S.E. 17

بالوں کو جھڑنے سے بچاؤ۔ بالوں کو بڑھاؤ

لوٹو (LOTO)

کے ساتھ سر دھونے سے سر کو ٹھنڈک اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ۔

پامر اینڈ کو۔ لاہور

Pahmer & Co Lahore

(بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)